مصنف نے اکبرالہ آبادی، علامہ اقبال اور مولانا مودودی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ تینوں شخصیات نے تعلیم کو تہذیب کی حفاظت کا ذمہ دار ٹھیرایا ہے اور ان کے نزدیک تعلیمی شعبے کی کوتاہی ثقافتی اور اخلاقی دولت کے زوال کا سبب بنتی ہے۔ بقول مولانا مودودیؒ: ''عقل مند قومیں اپنی تہذیبی بقا کا ضامن تعلیم کے شعبے ہی کو سمجھتی ہیں۔ ان کی پالیسیوں کی بنیاد یہ ہوتی ہے کہ ایسا نظام تعلیم وضع اور نافذ کیا جائے جس سے ان کی تہذیبی روایات کے پنپنے کے امکانات روشن ہوسکیں''۔

مصنف نے تعلیم کا رشتہ تہذیب و ثقافت سے استوار کرنے کی کوشش کی ہے۔ مصنف کا اپنا تعلق بھی تدریس کے شعبے ہی سے ہے، اس لیے وہ تعلیم اور تہذیب و ثقافت کے نشیب و فراز سے بخوبی واقف اور جانتے ہیں کہ کسی قوم کی تہذیب صفحۂ ہستی سے ناپید ہوجاتی ہے تو یقیناً وہ قوم ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتی ہے۔ مصنف کے نزدیک کسی قوم کی زبان کا بھی اس کی تہذیبی بقا سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔ فرانس کے آنجہانی متراں نے ایک مرتبہ کسی کانفرنس میں اپنی زبان کے حوالے سے کہا کہ فرانس کی عظمت اس کی زبان سے قائم ہے۔

کسی ملک کے تعلیمی نظام کی کامیابی کا انحصار بڑی حد تک استاد کی شخصیت پر ہوتا ہے۔ مصنف کہتے ہیں کہ ایک استاد میں تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے، اول: وہ اپنے اخلاق و کردار کے اعتبار سے اتنا بلند ہو کہ طلبا اسے اپنے لیے نمونہ تصور کرسکیں۔ دوم: اپنے پیشے کی اہمیت سے اچھی طرح آگاہ ہو۔ سوم: جو مضمون وہ پڑھانے جارہا ہو، اس پر مکمل عبور رکھتا ہو۔

ہر مضمون کی اپنی جگہ اہمیت ہے۔ یہ کتاب اساتذہ کے لیے رہنما بن سکتی ہے۔ سرورق خوب صورت، طباعت مناسب ہے اور املا کی غلطیاں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ کاغذ کے اعتبار سے قیمت زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ (محمد رمضان راشد)

پاکستان میں ضلعی نظامِ حکومت اور الیکشن ۲۰۰۲ء، رانا منیر احمد خان، شاہین اختر۔ ناشر: دارالشعور، ۳۲- میک لیگن روڈ، چوک اے جی آفس، لاہور۔ صفحات: ۲۷۲۔ قیمت: ۱۸۰ روپے۔

کاروبارِ حکومت میں عوام الناس کی براہِ راست شرکت اور مقامی سطح پر مسائل کے جلد اور

بہ سہولت حل کے لیے' فوجی حکومت نے ضلعی نظامِ حکومت متعارف کرایا۔ ۲۰۰۲ء میں ضلعی حکومتوں کے انتخابات میں مقامی قیادتوں کا انتخاب عمل میں آیا اور تحصیل اور ضلعی سطح پر مقامی حکومتوں نے کام کا آغاز کیا۔ بظاہر خیال یہ تھا کہ سرخ فائل کا شکار دفتری نظام' ایک نیا رُخ اختیار کر کے بہتر صورت اختیار کرے گا۔

مصنفین کہتے ہیں کہ اس نظام کی خوبیاں بھی ہیں لیکن اس کی پیچیدگی اور طوالت نئے مسائل کو جنم دیتی ہے۔ مصنفین نے یونین کونسل' تحصیل کونسل اور ضلعی اسمبلی کے انتخاب کے طریق کار' اُن کے اختیارات اور اُن کی حدود و قیود کو واضح کیا ہے۔ علاوہ ازیں مسائل کے حل کے لیے جو طریقے ضلعی نظام میں استعمال کیے جاسکتے ہیں' اُن کی وضاحت بھی کی ہے۔

پاکستان میں ہونے والے گذشتہ انتخابات کا مختصر اور ۲۰۰۲ء کے انتخابات کا تفصیلی ذکر اور ریکارڈ اور ریفرنڈم ۲۰۰۲ء کا تذکرہ بھی کتاب میں شامل ہے۔ یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ اس غریب ملک میں انتخابات میں جیتنے والے لوگ کس طرح پانی کی طرح روپیا بہاتے ہیں۔ ضلعی نظام کو سمجھنے کے لیے یہ ایک مفید اور معلومات افزا کتاب ہے۔ (محمد ایوب منیر)

امام ابوحنیفہؒ: حیات' فکر اور خدمات' ترتیب و تدوین: محمد طاہر منصوری' عبدالحی ابڑو۔ ناشر: ادارہ تحقیقات اسلامی' اسلام آباد۔ صفحات: ۲۸۲۔ قیمت: درج نہیں۔

نو آبادیاتی دور کے خاتمے پر اُمت مسلمہ ایک بار پھر اپنے ماضی کی روشن روایت اور دورِ حاضر کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلامی معاشرے کی تشکیل و تعمیر میں مصروف ہے۔ اس مرحلے پر دورِ غلامی کے اثرات' جدید ٹکنالوجی کی وجہ سے دنیا کے سمٹ جانے' مغرب کی معاشی اور ابلاغی بالادستی کی وجہ سے درپیش عملی مسائل ہیں۔ ان میں شریعت کی رہنمائی معلوم کرنے کے لیے اسلاف کے کارناموں سے اکتسابِ نو ناگزیر ہے۔ ۵ تا ۸ اکتوبر ۱۹۹۸ء امام ابوحنیفہؒ کی حیات' فکر اور خدمات پر اسلام آباد میں ادارہ تحقیقات اسلامی کی بین الاقوامی کانفرنس اس سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ زیرتبصرہ کتاب اس کانفرنس کے ۹ منتخب مقالات اور ایک نہایت تاریخی معلومات سے پُر 'حرف اول' پر مشتمل ہے۔